accept as binding the guidance communicated through the Prophets.

علاوہ ازیں دو اور اہم انڈکس بھی ہیں اور نقشے بھی اپنے مباحث سے متعلق شامل ہیں۔

ہم ہر جلد کی طرح جلد سوم کا بھی خیر مقدم کرتے ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اور انگریزی میں مطالعہ کرنے والوں یا باہر اس ترجمہ کو بطور تحائف بھیجنے والوں کو اس کی طرف خاص توجہ دلاتے ہیں۔

بیعت | مجموعہ نعت۔ برادرِ عزیز جعفر بلوچ۔ ناشر: یونیورسل بکس۔ ۴۰۔ اے۔ اردو بازار، لاہور۔ سفید کاغذ پر طباعت اچھی۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۴۰/- روپے

اِدھر کچھ عرصہ سے میں جب بھی ترجمان القرآن کے لیے مطبوعات کے صفحے لکھنے بیٹھتا ہوں تو ایک شخص میرے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب بیعت ہوتی ہے اور کچھ کہتا نہیں، بس کتاب رکھ کے چلا جاتا ہے۔ پھر وہ کتاب نجانے کہاں غائب ہو جاتی ہے۔ میں نے لاکھ چاہا کہ اپنی بھاری مصروفیت کو کچھ کم کرنے کے لیے بعض کتابوں پر دوسروں سے لکھوا لوں۔ مگر یہ سوچتے ہی وہی شخص پھر سامنے آکھڑا ہوتا ہے اور میرا دماغ معطل ہو جاتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے یہ کون ہوتا ہے، یہ جناب جعفر بلوچ ہوتے ہیں۔ صرف ایک بار وہ بولے اور انہوں نے کہا کہ لکھنا ہو تو آپ خود لکھیے، نہیں تو کتاب ہدیہ سمجھ کر پڑھتے رہیے۔ بات کی کاٹ ایسی تھی کہ ہم ذبح ہی ہو کر رہ گئے۔

پہلی نعتیہ نظم ہی سے بچ کے نکل جانا کچھ آسان نہیں۔ مطلع ؎

چمک اٹھتے ہیں جب یادوں کے روزن
گلے ملتے ہیں میں اور میرا بچپن

ذرا دیکھیے، شاعر اپنے بچپن سے گلے مل رہا ہے۔

اچھی بحر میں ماضی کے تذکرے اور مناظر کی عکاسی دونوں کی ہم آہنگی خوب ہے دریائے سندھ سے بات چلی مگر لیتہ کے جعفر بلوچ صاحب نے اپنا ایک اور دریا بہا کے دکھا دیا۔ اس کی مثال ؎

تموج میرے دریائے سخن کا   خیاباں ساز ہے گلزار من کا

اور اس دریائے سخن کی روانی کا راز ؎

مری طبع رواں کا راز کیا ہے   بہ فیضانِ ثنائے مصطفٰےؐ ہے

اور حضورِ مصطفیٰؐ کی شان ؎

مرادیں بخشنے والے سخی ہاتھ   چٹانیں توڑنے والے قوی ہاتھ

خلقِ محمدیؐ کے ساتھ تاریخی واقعہ کو یکجا کیا۔ محض مدح نہیں کی۔

میرا دل عجیب ہے۔ اچھے شعر مجھے چھوڑتے ہی نہیں۔ میں ان کی کتاب پر کیا لکھوں۔ شاید اسی نظم پر بات پوری ہو جائے۔ ذرا ان ہاتھوں کی شان کے حلقے میں اور بھی واقعات سیرت و تاریخ اور تفسیرِ قرآنی دیکھیے۔ ؎

مبارک ہاتھ پتھر ڈھونے والے   کھجوریں بہر سلماں بونے والے

وہ جن کے مَا رَمَیتَ میں ہیں اسرار   ہے جن ہاتھوں کی مار، اللہ کی مار

خدا کے سامنے محوِ دُعا ہاتھ   مشیت کی بلندی تک رسا ہاتھ

انہی ہاتھوں پہ کی ہے میں نے بیعت   انہی سے ہوں گہر اندوزِ رحمت

یہاں معلوم ہوا کہ جعفر بلوچ نے مجموعے کا نام بیعت کیوں رکھا۔ تمام مروجہ روایتیں ٹوٹ گئیں، کیا مقام ہے جعفر کا کہ بیچ کے وساطت چھوڑ کر سید صادست نبیؐ پہ بیعت کرتا ہے۔ کیا بلندی خیال ہے اور کیا شانِ عقیدہ۔

مزید اشعار نقل کرنے کے لیے جگہ نہیں۔ بس یوں سمجھیے کہ یہ شخص روایت کی کیاریوں میں نئے گل کھلاتا ہے، سادہ انداز میں اونچے مطالب۔ بس ایک شعر لکھتا ہوں ایسے ہی سامنے آگیا ؎

پھر ادا ہو گی قضا ہو کے نمازِ ہستی   وقت پھر پلٹے گا جب ان کا اشارہ ہو گا